اور حصہ چہارم میں علامہ سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری، ڈاکٹر حمید اللہ کی ''رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی''، ہندوؤں کی سیرت نگاری اور ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۷ء تک شائع ہونے والی اردو کتب سیرت کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ نامعلوم کیوں اس جائزے کو ۲۰۰۷ء تک محدود کیا گیا ہے، ۲۰۱۱ء کے آخر میں شائع ہونے والے مجلے میں، جو ۲۰۱۰ء کے جولائی سے لے کر گزشتہ سال کے جون تک کا احاطہ کرتا ہے، کم ازکم ۲۰۱۰ء کے آخر تک شائع ہونے والی کتب کے جائزے تک تو محیط ہونا چاہئے تھا۔ ۲۰۰۷ء تک کے حوالے سے بھی اس مطالعے میں بعض اہم کتب کے اضافے کی گنجائش موجود ہے۔ مضمون میں تشنگی کے ساتھ ساتھ ترتیب کے حوالے سے بھی مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے، خود راقم کی کتاب تعلیمات نبوی ﷺ اور آج کے زندہ مسائل کے حوالے سے مضمون نگار کی رائے اس مضمون کے صفحہ نمبر ۲۹۹ پر بھی موجود ہے اور ۳۰۳ پر بھی۔

مجموعی طور پر حصہ پنجم مستشرقین کے حوالے سے اچھا مطالعہ پیش کرتا ہے، البتہ ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی کی کتاب ''عہد نبوی کا تمدن'' پر ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کا تبصرہ اس باب کا حصہ بن گیا ہے، حال آں کہ وہ یہ مضمون بہ طور تبصرہ شامل ہے، اور ظاہر ہے کہ اس کا مطالعہ استشراق سے تعلق نہیں ہے۔

اس تفصیل کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں شائع ہونے والے سیرت نمبروں میں یہ اشاعت اپنے مشمولات اور پیش کش کے اعتبار سے ایک نمایاں اور قابل قدر اضافہ ہے۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: سیرت حبیب

مولف: شیخ ابوبکر جابر الجزائری

ترجمہ: آصف جاوید

ناشر: النور انٹرنیشنل

ملنے کا پتہ: مومن کمیونی کیشنز، گرین مارکیٹ، بہاول پور۔

صفحات: ۶۵۱ قیمت: ۷۰۰

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

شیخ ابوبکر جابر الجزائری کی تالیف **ھذا الحبیب محمد ﷺ یامحب** عربی میں جدید کتب سیرت میں ایک مقبول ترین تالیف ہے جو اپنے اسلوب، بیان اور والہانہ پن کی وجہ سے کافی مقبول ہوئی، زیر نظر کتاب اس کے اردو ترجمے پر مشتمل ہے۔ کتاب تحقیقی اسلوب کی حامل نہیں ہے، نہ وہ مولف

کے مقاصد میں شامل ہے۔ البتہ سیرت کو ایک درس کے طور پر بیان کرنے کی کام یاب کوشش ہے۔ یہی سبب ہے کہ اکثر واقعات کے بعد مولف نتائج وعبر کے عنوان سے واقعے سے حاصل شدہ درس بیان کرتے ہیں، تاکہ سیرت کو محض واقعاتی طور پر نہ لیا جائے بل کہ اسے ایک درس اور اسوۂ حسنہ کے طور پر حرز جاں بنانے کی کوشش کی جائے۔

کتاب تاریخی ترتیب سے واقعات سیرت کے بیان کے علاوہ ابتدا میں سرزمین نبوت کے عنوان سے مکے کی تاریخ، نسب مطہر اور عرب کے جغرافیائی تقسیم سے بحث کرتی ہے اور آخر میں ازواج مطہرات، اولاد اور آپ کے زیر استعمال اشیا اور غلام باندیوں کا ذکر کرتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے خصائص کا بیان ہے، اور معجزات نبوی کے حوالے سے اہم معجزات ذکر کئے گئے ہیں۔ آداب محمدیہ کا تفصیلی ذکر ہے اور آخر میں رسول اللہ ﷺ کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب میں بعض رنگین نقشے بھی موجود ہیں جو اطلس تاریخی سے لئے گئے ہیں اور ان کا حوالہ بھی درج ہے۔ کتاب کے اکثر مضامین با حوالہ ہیں، البتہ ماخذ میں کم زور روایات بھی شامل ہیں، مثلاً واقعہ معراج میں سفر اسرا کا ذکر کرتے ہوئے جس روایت سے آغاز کیا گیا ہے وہ ایک کم زور روایت ہے، اس کے برعکس اس واقعے کی تفصیلات معتبر کتب سیرت اور احادیث میں جس طرح مذکور ہیں ان میں فرق ہے۔ (ص ۱۴۲)

کتاب کے ترجمے میں بھی اصلاح کی کافی گنجائش موجود ہے۔ بل کہ کہیں کہیں غیر محتاط الفاظ کا استعمال بھی نظر آتا ہے، مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بیان میں آپ کے مختون ہونے کا ذکر (ص ۶۳) اور حضرت عائشہؓ کی رخصتی کا بیان۔ (ص ۱۹۹) بہتر ہوگا کہ پوری کتاب پر کسی فاضل سے مکمل نظر ثانی کروالی جائے۔

کتاب نہایت دبیز میٹ پیپر پر شائع ہوئی ہے، جس کی وجہ سے کتاب کے وزن میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ایک بات اور بھی کہنے کی ہے کہ غالباً عربی کتب کے مروج انداز کو دیکھتے ہوئے اردو میں بھی نستعلیق کے ساتھ انگریزی ہندسوں کے استعمال کا رواج ہوگیا ہے، جو اس کتاب کا بھی حصہ ہے۔ نا معلوم کیوں اس بے جوڑ خطی ترکیب پر اصرار کیا جارہا ہے، جو دیکھنے میں بھی بھدا معلوم ہوتا ہے، اور خط نستعلیق کے عمومی مزاج سے بھی کوئی علاقہ نہیں رکھتا۔